Dr. Rizwana Perween
R.N College Hajipur Vaishali
Paper - XI
M.A - 3rd Semester
Date - 20-07-2020
Time - 1:00 P.M
Topic - Shad Azim'Aabadi

شاد عظیم آبادی

سید علی محمد شاد عظیم آبادی 8/ جنوری 1946ء کو محلہ
پورب دروازہ عظیم آباد (پٹنہ) میں پیدا ہوئے۔ ان
کے والد کا نام سید اظہار حسین عرف عباس مرزا اور والدہ
کا نام عارفہ بیگم تھا۔ شاد نے اپنی عمر کا ابتدائی زمانہ
مروجہ علوم و فنون اور ادبیات اردو، عربی، فارسی کی
تعلیم حاصل کرنے میں بسر کیا۔

شاد عظیم آبادی میں شعر گوئی کا مذاق فطری تھا۔ مختلف
علوم و فنون اور ادبیات و زبان سے انہیں گہری واقفیت
تھی۔ مذاہب کے حوالے سے بھی ان کا دائرہ معلومات
کافی وسیع تھا۔ اگرچہ وہ ایک خوشحال گھرانے کے
چشم و چراغ تھے اور انھیں اچھی خاصی جائیداد ورثے میں
ملی تھی علاوہ ازیں ان کی اہلیہ کی جانب سے بھی کافی جائیداد
ہاتھ آئی تھی۔ لیکن ان تمام جائداد کو سنبھالنے کے لیے
شاد میں انتظامی صلاحیت کی کمی تھی جس سے

کی ایک وجہ شعر و شاعری میں غرق رہنا بھی بنی -
شاد کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا اور شعر و شاعری میں
نئے نئے تجربے کا جنون کے سبب انہوں نے اپنی جائیداد
کا ٹھیک ڈھنگ سے فائدہ نہ اٹھا سکے اور اپنی عمر کا
آخری حصّہ شدید معاشی الجھنوں میں بسر کیا -
شاد کے ہم عصروں میں سر سید، شبلی، حالی، اکبر
الہ آبادی، اقبال، آرنلڈ، داغ، امیر مینائی، حسرت موہانی
وغیرہ تھے، جن سے شاد کے گہرے روابط تھے - شاد ان
بلند پایہ اور تاریخ ساز شخصیتوں کے مختلف النوع علمی، ادبی،
اور اصلاحی کارناموں کے سبب ان کے قدر شناس تھے تو
دوسری طرف یہ سبھی حضرات شاد کی شخصیت اور
ان کے بہترین اخلاق و کردار، ان کی مہمان نوازی
اور ان کے علم و فن کے معرف و مداح تھے - علامہ اقبال
شاد کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں:

"جس نظام تمدّن نے آپ کو پیدا کیا وہ تو اب
رخصت ہو چکا ہے لیکن آپ کی ہمہ گیر دماغی
قابلیت اور کے گراں بہا نتائج اس ملک کو ہمیشہ
یاد دلاتے رہیں گے کہ موجودہ نظام تمدّن پرانے
نظام کا بدل نہیں ہو سکتا۔"

شاد شاعر بھی تھے اور نثر نگار بھی - ایک طرف انہوں نے شاعری
کے تمام اصناف مثلاً غزل، قصیدہ، مرثیہ، مثنوی اور قطعات
و رباعیات میں اپنی قادر الکلامی کا ثبوت پیش کیا ہے
تو دوسری طرف نثر کی متعدد صنفوں میں طبع آزمائی
کی ہے - شاد اپنی تصنیفات کی اشاعت کے سلسلے میں
بڑے لاپرواہ واقع ہوئے تھے جس کا نتیجہ ہوا کہ ان
کی زندگی میں صرف ایک مثنوی شائع ہو پائی تھی -

شاد کا انتقال ۷/ جنوری ۱۹۲۷ء کو ۸۱ سال کی عمر میں ہوا۔ ان کی مزار ان کے ذاتی مکان جو پٹنہ سیٹی محلہ میں واقع ہے کے ایک حصے میں ہے۔

شاد اپنے آخر وقت میں عظیم آباد سے دل برداشتہ ہو چکے تھے لکھتے ہیں کہ

عظیم آباد کے اوپر خدا کی لعنت ہے
کہ یہ جگہ نہ رہی اب شریف کے شایاں۔

وطن سے حد درجہ دل گرفتہ ہونے کے باوجود شاد کو شعر گوئی سے اسی طرح جنون کی حد تک محبت برقرار رہی۔ اور انہوں نے پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ اپنے فن کی تکمیل و اصلاح میں اپنی عمر عزیز بسر کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اردو کے بعض ناقدین انہیں غالب اور اقبال جیسے بلند پایہ شعراء کے درمیان کی ایک کڑی بھی سمجھتے ہیں۔ شاد کو کلاسیکی طرز کا آخری اہم شاعر بھی قرار دیا جاتا ہے۔

— × —